دہلی اردو اخبار

نمبر 226 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپیہ ششماہی اور بیس روپے سالانہ

20 جون 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

ج ایم بی برفرڈ صاحب اعظم گڑھ نے اسسٹنٹ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو جو اختیار کہ ضمن دوسری قانون تیسرے 1821 میں مذکور ہیں عنایت ہوئے الکزینڈر راس صاحب قسمت روہیل کھنڈ کے کمشنر کے اسسٹنٹ کو 23/فروری گذشتہ کے حکم نامہ کے بموجب جو رخصت عنایت ہوئی تھی وہ 8/ماہ گذشتہ سے یعنی جس تاریخ سے کہ صاحب موصوف نے ساگر کے پولیٹیکل ایجنٹ کے اسسٹنٹ کا کام اپنے ذمہ لیا منسوخ ہوئی۔ محمد علی نقی یاور خان اعظم گڑھ کے صدر امین اعلیٰ کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے ایک مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ صدر امین اعلیٰ موصوف کے سررشتہ کا کام اُس کے ایامِ غیر حاضری میں صدر امین کرے گا۔ سالگرام قانون 1833 کے رو سے ضلع غازی پور کا ڈپٹی کلکٹر بجائے دیبی دیال متوفی کے مقرر ہوا آر بی مارگن صاحب بُندیل کھنڈ کے بندوبست کے عہدہ دار نے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر کے پہاڑ پر جانے کے لیے رخصت چھ مہینے کی پائی جس روز سے صاحب موصوف کام اپنا چھوڑے گا اُس روز سے رخصت محسوب ہوگی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹوڈیپارٹمنٹ 26/اپریل 1841 قانون مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 26/اپریل 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841! عیسوی بنگالہ کے قوانین مروجہ کے قانون تیسرے دفعہ چوتھی ضمن چھٹی 1828 کی ترمیم کے لئے یہ قانون ہے بنگال کے قوانین مروجہ کے قانون 3 دفعہ 4 ضمن 6/1828 کے ترمیم کے بابت حکم ہے کہ جو اسپیشل کمشنر قانونِ مذکور کے رو سے مقرر ہوا ہے کچھ ضرور نہیں کہ وہ کسی اور ایسے ہی اسپیشل کمشنر کے پاس کوئی مقدمہ رجوع کرے مگر اُس صاحب کو آپ ہی اختیار ہے کہ عدالتِ تابع کی تجویز کو خواہ منظور خواہ تبدیل خواہ مسترد کر کے حکم قطعی نافذ کرے۔ حکم ہوا کہ یہ مسودہ جو اَب پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا جائے حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالکِ ہند کی کونسل کے پہلے اجلاس میں 26/جون آئندہ کے بعد پھر ملاحظہ کے لیے درپیش ہو۔ ٹی ایچ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ انڈیا۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 26/اپریل 1841 قانونِ مندرجہ ذیل کا مسودہ کونسل کے اجلاس میں پہلی دفعہ 26/اپریل 1841 کو پڑھا گیا قانون نمبر 1841 شہر کلکتہ کے سپرینٹنڈنٹ پولیس کے اختیار کے باب میں جو قوانین اُن کی اصلاح کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ مالِ مسروقہ کے اشتباہ کی بابت [ص 1 کالم 2] خانہ تلاشی کے لیے جو کچھ اختیار کہ صاحبانِ جسٹس آف دی پیس کو حاصل ہے وہی شہر کلکتہ کے سپرینٹنڈنٹ پولیس کو بھی عنایت ہے اور جو قوانین کہ مقدمات مذکورہ میں صاحبانِ جسٹس آف دی پیس کے لیے مقرر ہیں اُن کے بموجب ضروری قسم کھلوانے اور اظہار لینے میں سپرینٹنڈنٹ مذکور صاحبانِ جسٹس آف دی پیس کے موافق اختیار رکھتا ہے۔

2۔ حکم ہے کہ صاحبِ موصوف تغافل اور عمداً خلاف حکمی کرنے کی صورت میں کانسٹیبل داروغہ چوکیدار یا اور عہدہ دارانِ توابعین پر بدون اپیل کے جرمانہ جو دو مہینے کی تنخواہ سے زیادہ نہ ہو، کر سکتا ہے اور جس حالت میں کہ جرمانا ادا نہ کرے تو مجرم مذکور کو ایک میعاد کے واسطے جو کہ تین مہینے سے زیادہ نہ ہو مقید کرنے کا اختیار ہے۔ حکم ہے کہ جو مسودہ اب پڑھا گیا اطلاع عام کے لیے اشتہار کیا جائے۔

3۔ حکم ہوا کہ مسودہ مذکور ممالکِ ہند کی کونسل کے پہلے اجلاس میں 26/جون آئندہ کے بعد پھر ملاحظہ کے لیے درپیش ہو۔ ٹی۔ ایچ۔ میڈوک سکریٹری گورنمنٹ جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ۔

سرکیولر نمبر (٩٧٧) قسمتوں کے صاحبانِ کمشنر کے لیے

منتخب مفصلہ ذیل مندرجہ ذیل پولیس رپورٹ سال گذشتہ ضلع آگرہ کے رو سے لفٹنٹ گورنر بہادر کو واضح ہوا کہ کسی ضلع کے اہل عملہ خزانچی کے نہایت قرضدار ہیں لہٰذا جناب ممدوح کمال متاسف ہو کر ارشاد فرماتے ہیں کہ آئندہ جمیع عہدہ دار اس امرِ قبیح سے بہر نہج احتراز اور استغفار کریں چنانچہ مجھ کو حکم ہے کہ دستورِ مذکور کے بابت گورنمنٹ کی بالکل نارضامندی اور تنفر سے آپ کو مطلع کروں اور کہ آپ اپنے تحتِ حکومت عہدہ داروں کو جو نتائج کہ ایسے امورات مذمومہ سے ظہور میں آتے ہیں محفوظ رکھنے کے لیے متنبہ فرماویں جیمس طامس سکریٹری منتخب مندرجہ پولیس رپورٹ 1840 مورخہ 17/اپریل 1841 کی ایک سو چودہویں دفعہ کا دفعہ 114 دستور مفصلہ ذیل بالفعل اہل عملہ میں مروج ہے یعنی اپنے اپنے خزانچیوں سررشتہ کے سے قرضہ لینا سو گورنمنٹ کے حکم سے قابل انسداد ہے چنانچہ ایسا دریافت ہوا کہ ایک ضلع میں سررشتہ دار سے لے کر عہدہ دارانِ توابعین اور خزانچی کے درمیان بیس ہزار روپیہ تک بیوپار تھا پس ایسے روپیہ سے کمال ہرج واقع ہوتا ہے اول یہ کہ تمام اہلکار مل کر کسی امر کی اطلاع جس سے

اُن کی تنخواہ ضبط ہونے کا خوف ہونہیں دیتے دوسرے بڑی حرکتِ ناشائستہ یہ ہے کہ قرض خواہوں کے کہنے سے جن کا اختیار واقتدار بہت مضر ہوتا ہے لوگوں کے تقررِ عہدہ کے واسطے سعی وسفارش کی جاتی ہے لہٰذا قوانین کہ عہدہ دارانِ معتمد اور ضلع کے خزانچی کے [ص 2 کالم 1] درمیان دادوسند کی ممانعت کے بابت رائج ہیں سوانہیں کا ضلع کے جمیع ملازمانِ سرکاری سے متعلق ہونا لازم ہے بلکہ قبل اس سے امورِ مذکور کی بابت گورنمنٹ کی ناراضی اور اُن کی موقوفی کی اطلاع کو مشتہر کرنا بلاشک مفید ہوگا۔

سرکیولر آرڈرز

ممالک مغربی کی صدر دیوانی عدالت کا سرکیولر آرڈر ممالکِ مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبانِ جج کے لیے۔

1۔ تصریح قوانین نمبر 11.09 کے رو سے جو مطبوع ہوئی حکم ہے کہ سرکیولر آرڈر مورخہ 4 راگست 1837 کا صرف ضلع اور شہر کی عدالتوں سے متعلق ہے اور اس جہت سے صدر امینِ اعلیٰ اور صدر امین اور منصفوں کی ڈگریوں کی نقلوں کو جو مقدمات کے کاغذات کے ساتھ داخل دفتر آرہتی ہیں انگریزی کاغذ پر لکھنا کچھ ضرور نہیں۔

2۔ تصریح مذکور کی اُس دفعہ کو جو عہدہ دارانِ صدر اعلیٰ کے باب میں ہے۔

صاحبانِ عدالت نے دوسری بار غور فرما کر کلکتہ کے صاحبانِ صدر دیوانی عدالت کے مشورہ سے تصریح مذکور میں اتنی ترمیم کرنے کی تجویز فرمائی ہے کہ سرکیولر مذکور کا حکم اُن وجوہات کے بموجب جن کو مین پوری کے صاحبِ جج نے اپنے خطِ مندرجہ تصریح مذکور میں ثبت کیا عہدہ دارانِ مسطور سے بھی متعلق ہووے لہٰذا حکم ہے کہ آئندہ جو عہدہ دارانِ صدر اعلیٰ کی ڈگریاں داخل دفتر رہیں سو انگریزی کاغذ پر تحریر کی جائیں گی۔

3۔ صدر امین اور منصفوں کی ڈگریاں دفتر میں رکھنے کے لیے ہندوستانی قسم اول کاغذ پر مرقوم ہوا کریں گی۔الہ آباد موزلی اسمتھ رجسٹر۔

منتخب

تصریح قوانین نمبر 11.09 کی ترمیم کے باب میں عہدہ دارانِ صدر اعلیٰ کی ڈگریوں کی نقلوں کا دفتر میں رہنے کے لیے انگریزی کاغذ پر تحریر کیا جانا۔

سرکیولر آرڈر

ممالک مغربی کے صدر دیوانی اور نظامت عدالت کا سرکیولر آرڈر ممالکِ مذکورہ کے صاحبانِ سول اور سیشن جج کے لیے۔

صاحبانِ عدالتِ موصوفہ اطلاع فرماتے ہیں کہ صدر امین اور صدر اعلیٰ وغیرہ اور اہالیِ شرع کے رخصت کے بابت

جو سرکیولر مورخہ 27رفروری کا آگرہ گزٹ 16رمارچ گذشتہ میں مشتہر ہوا اُس کی دفعہ اوّل کو صاحبانِ جج منسوخ سمجھ کے اُس کے عوض مفصلہ ذیل مندرج کریں گے۔ عہدہ دارانِ توابعین اور اہالیِ شرع کو رخصت عنایت کرنے کے بابت دستور مرقومہ فی الذیل مقرر ہوا اور آئندہ سے عدالتِ موصوفہ کے تحت حکومت اضلاع میں اُسی کی اطاعت کی جائے گی۔

[ص 2 کالم 2] مقام الہ آباد موزلی اسمتھ رجسٹر 21رمئی سنہ 1841

جنرل ڈیپارٹمنٹ یکم جون 1841

جتنے دفتر کہ ممالکِ مغربی کی گورنمنٹ کے تابع ہیں وہاں سے اِنڈنٹ یعنی طلب نامہ کاغذ سیاہی قلم وغیرہ کا سالِ آئندہ کے خرچ کے لیے سالِ روانگی کی ماہ جولائی کی پہلی تاریخ کو سائرخرچ کے سررشتہ میں ارسال ہوا کرے تاکہ اشیاءِ مطلوبہ وقتِ ضروری پر اُس کے پاس پہنچ جائیں۔ لہٰذا طلب نامہ مذکور 1842 کی بابت ممالکِ مغربی سے سال حال کے ماہ جولائی کی پہلی تاریخ کو ارسال کیا جائے گا۔ ممالکِ مغربی کے لفٹنٹ گورنر بہادر کے حکم سے مشتہر ہوا، ڈبلیو ایڈورڈس اسسٹنٹ سکریٹری۔

انگلستان

اخبارِ انگلستان مورخہ پانچویں اپریل سنہ حال سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دنوں اکثر امرائے انگلستان نے ساتھ امید حاصل کرنے عہدہ گورنری ولایت ہندوستان کے بیچ حضور صاحبانِ پارلیمنٹ کے درخواستیں گذرانی ہیں لیکن اب تک کوئی اس عہدہ پر مقرر نہیں ہوا مگر اغلب ہے کہ اب کے جو اخبار وہاں سے آوے گا اُس سے حال مفصل معلوم ہوگا۔

ملکۂ انگلستان سُننے آوازہ ہر چہار طرف کی فتحوں کے سے بہت خوش ہیں۔ خصوص رفع تنازع سے جو کہ درمیان سلطانِ روم اور والیِ مصر کے ہو رہی تھی اور اب کہ ساتھ کوشش سفیر انگلستان اور ایلچیوں اکثر سلاطینِ یورپ کے صلح ہوگئی ہے ارکان سلطنتِ ملکہ کو نہایت خوش وقتی حاصل ہے اور یقین ہے کہ عنقریب اربابِ گورنمنٹ امریکہ سے بھی صفائی ہو جائے۔ اسی اخبار سے یہ خبرِ بشارت اثر ظاہر ہوتی ہے کہ ملکہ انگلستان پھر حاملہ ہیں یقین ہے کہ ایامِ معہود پر کوئی فرزند وارثِ تاج وتخت پیدا ہووے۔

روم وشام

اخباروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سوداگر ہر طرف کے باعث لڑائی رومیوں اور مصریوں کے لُٹ جانے مال ومتاع اپنے سے خوف کر کے کبھی دیارِ مصر وشام میں نہیں جاتے تھے اب کہ لڑائیاں آخر ہوگئیں اور سلاطین فرنگستان میں عہد وپیمان ہوگئے پھر سوداگر ہر ولایت کے اُس طرف جانے لگے ہیں اور خرید وفروختِ اجناس سے فائدہ اُٹھاتے

ہیں۔ سُنا جاتا ہے کہ تمام شرطوں میں سے شاہِ روم کی والیِ مصر نے دو شرطیں نہیں قبول کیں ایک یہ کہ اختیار بحالی برطرفی امیر ایرانِ سپاہِ مصر کا سلطانِ روم کے وزیروں کو رہے اور اس باب میں والی مصر کچھ دخل نہ کرے۔ دوسرے یہ کہ بعد وفات محمد علی پاشا کے جس کسی کو قابل سلطنت کے دیکھیں اُسے وزیر قیصر روم کے مسندِ ریاست مصر پر بیٹھا دیں۔ محمد علی پاشا نے اس بات کو ہرگز قبول نہ کیا اور کہا کہ یہ [ص 3 کالم 1] اختیار میرے ہی قبضہ میں رہے اور سرداروں سلطانی کو کچھ مقدور دخل کا نہ ہووے۔ چنانچہ اس مقدمہ میں سفیرانِ فرنگ کی رائے بھی والی مصر کی رائے سے مطابق ہوئی اور چونکہ قیصر روم خلافِ مرضی سفیرانِ مذکورین کے کوئی بات نہیں کرتے ہیں پس یقین ہے کہ وہ دونوں شرطیں عہد نامے میں سے خارج ہو جائیں اور اختیار اِن دونوں باتوں کا والی مصر کے قبضہ میں ہی رہے۔ کہتے ہیں کہ ماہِ اپریل میں اکثر ملک شام کے لوگ مرض طاعون سے مر گئے۔

کابل

میجر ٹاڈ صاحب ہمراہی ڈاکٹر لوجن صاحب کے جب کابل میں پہنچے تو صاحبِ والا مناقب ولیم مکناٹن صاحب بہادر اُن سے بہت اخلاق اور اشفاق سے پیش آئے اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ بسبب نادرستی معاملات ہرات کے میجر موصوف کی قدر و منزلت میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

میجر پاٹنجر صاحب جنہوں نے کے سابق میں بیچ محافظت ہرات کے بہت کوشش کی تھی 16 رتاریخ مئی کو ہمراہی اور افسروں کے کابل میں پہنچے کرنیل سٹیسی صاحب طرف قندھار کے روانہ ہوئے واسطے شامل ہونے اپنی سپاہِ کے اکثر سردار ولایتی جو کہ بیچ حراست کپتان ناش صاحب کے قید تھے اُن کو حضرت شاہِ شجاع الملک نے صاحب موصوف سے لے کر نواب نظام الدولہ کے سُپرد کیا چنانچہ صاحب مذکور بے کار بیٹھے ہیں اور لفٹنٹ ریپٹری صاحب پولٹیکل ایجنٹ کوہستان کو بھی شاہِ ممدوح نے معزول کیا بہ باعث نئے انتظام کے۔

کرنال

آگرہ اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ کرنال کی چھاؤنی کی سپاہ نے اس مضمون کے حکم پائے ہیں کہ بالفعل تیاری کوچ کی موقوف رکھیں۔ صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ اغلب ہے کہ بعد گذرنے برسات کے درمیان سپاہِ پنجاب گورنمنٹ کے جنگ وجدل واقع ہو ایک اور اخبار سے ظاہر ہوا کہ کرنیل پیو صاحب بہادر کو واسطے تیار کرنے ایک اور توپ خانہ شرنال کے حکم آیا ہے یہ بھی ایک دلیل معلوم ہوتی ہے کسی طرف کے عزم کی۔

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

وہاں کی ایک چٹھی مورخہ 7 رمئی سنہ حال سے ظاہر ہے کہ ایک گروہ نے سردارانِ قوم بلوچ کے متابعت گورنمنٹ کی

اختیار کی اور چلے آئے لیکن نہیں معلوم کہ نصیر خاں کس طرف بھاگ گیا۔ دیناپور میں ہیضہ وبائی اور چیچک کی بہت شدت ہے سینکڑوں آدمی ہر روز مرتے ہیں۔ مقام بلیری مین سے ایک صاحب یہ خبر حیرت افزا لکھتے ہیں کہ مقامِ مذکور میں ایک بچھیا دس یا گیارہ مہینے کی قریب ڈیڑھ گلاس کے ہر روز دودھ دیتی ہے باوجود یہ کہ ابھی وہ خود بھی ماں کا دودھ پیتی ہے۔ کلکتہ کے اخبار سے ظاہر [ص 3 کالم 2] ہوتا ہے کہ سردار اجیت جو کہ رانی چند کنور کی طرف سے گیا تھا کلکتہ میں پہنچا اور نواب گورنر جنرل بہادر سے ملاقات کیا چاہتا ہے لیکن لوگ خیال کرتے ہیں کہ اُس کا عرض حال نہ سنا جاوے گا۔۔۔ مسٹر ریکس صاحب نئے مجسٹریٹ فتح گڑھ میں پہنچے۔ اخبار بمبئی سے واضح ہوا کہ سکھوں نے چار پانچ لاکھ روپیہ گورنمنٹ کا لوٹ لیا جو کہ پنجاب سے گذرتا تھا۔ اخبار موسومہ مدراس اسپیکٹیٹر سے ظاہر ہوتا ہے کے لفٹنٹ کرنیل اسمتھ صاحب سوارانِ مدراس کے جن کی روبکاری کورٹ مارشل میں ہوئی تھی۔ وہ بہت عزت سے معاف کیے گئے۔ کابل کے اخبار سے ظاہر ہے کہ اُس طرف اکثر ڈاکیس لُٹتی رہتی ہیں اور مسافر روکے جاتے ہیں۔ اخبار سے واضح ہے کہ سردار سرکشِ چر گونگ کو راجاؤں اور چادتیا اور لمتیا کے نے مدد دی تھی کہتے ہیں کہ آخر کار یہ سب حال روشن ہوگیا۔ چر گونگ کو تین گھنٹہ تک سپاہِ انگریزی نے لوٹا ہزاروں روپیہ نقد اور بہت سا مال اَسباب سپاہیوں کے ہاتھ آیا۔ لندن کے اخبار سے واضح ہے کہ خاتونِ کشورستان ملکہ جہاں کوئین وکٹوریہ بخیریت ہیں مگر پرنس ایلبرٹ کی طبیعت کچھ علیل تھی شاہزادہ ممدوح کو عہدہ نائٹ آف دی گولڈن فلیس کا ملا ہے۔ سُنا جاتا ہے کہ راجہ دھیان سنگھ یا راجہ گلاب سنگھ کلکتہ میں کنور شیر سنگھ کی طرف سے کچھ نامہ پیام رکھتے ہیں ان دنوں کلکتہ بھی مرجع عام ہے بڑے سردار آن کے رجوع کرتے ہیں۔

آگرہ اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ مقام کچی کی لڑائی میں پہلی رجمنٹ سوارانِ بمبئی سے بہت نامردی وقوع میں آئی دشمنوں کے سامنے سے مثل ریوڑ بھیڑوں کے بھاگ گئے واللہ علم بالصواب۔ الہ آباد میں بہت شدت سے گرمی پڑتی ہے اور سنا جاتا ہے کہ کئی آدمی ہیضہ وبائی سے بھی مرگئے ہیں۔ ان دنوں ایک جہاز انگریزی واسطے شامل ہونے مہم چین کے روانہ ہونے کو ہے اور خبر ہے کہ اس جہاز پر وہ ایڈمیرل یعنی سپہ سالار جہاز جو کہ اب مقرر کیا گیا ہے سوار ہوگا۔ سُنا جاتا ہے کہ مسٹر ڈنلوپ صاحب ممبر کونسل نے نوکری سے استعفیٰ دیا ہے اگرچہ بالفعل کام کرتے ہیں مگر سبب بیمار رہنے کے ہندوستان میں نہیں رہیں گے اور مسٹر ولیم سن صاحب نے بھی بہ باعث بیماری کے استعفیٰ لکھ بھیجا ہے انگلستان میں سے۔

مرشد آباد

پارس ناتھ نامی دیوان نواب صاحب والی مرشد آباد کا بقضائے الٰہی مرگیا کہتے ہیں کہ یہ شخص بہت نیک ذات تھا ارکانِ ریاست کو بہت غم ہوا کہ ایسا آدمی دانا اور خیر خواہ کا بہم پہنچنا بہت دشوار ہوا ابھی کوئی اُس عہدہ پر مقرر نہیں

COPYRIGHT

ہوا۔ اگرچہ بہت آدمی ہوس اُس علاقہ کی کرتے ہیں مگر صاحبانِ گورنمنٹ اس فکر وتلاش میں ہیں کہ کسی شخص عاقل اور نیک خصلت اور [ص 4 کالم 1] جہاندیدہ کے تئیں اس خدمت پر مقرر کریں تا کہ انتظام اُس ریاست کا درستی پاوے۔

قلاتِ غلزی

ہفتہ گذشتہ میں حال جانے سپاہِ انگریزی کا طرف قلاتِ غلزی کے درج اخبار کیا گیا تھا کہ ایک سپاہ واسطے تنبیہ اُن سرکشوں کے جو کہ قلعہ انگریزی نہیں بنانے دیتے ہیں بھیجی گئی ہے اب حالِ تازہ یہ تحقیق ہوا کہ فوجِ انگریزی جو کہ مشتمل دور جمنٹوں شاہ کے بسر کردگی کپتان میکن صاحب اور گرفن صاحب اور سواران کرٹی صاحب اور دو توپوں کے تھی اُس کو تین تین چار ہزار غلزیوں نے گھیر لیا لیکن اُس وقت یہ مناسب تصور کیا گیا کہ کپتان میکسن صاحب اُن پر حملہ نہ کریں۔ کرنیل ویمر صاحب مع چار سو آدمیوں رجمنٹ 38او۔ باقی سواروں کرٹی صاحب کے جو کہ بسر کردگی کپتان لیس صاحب کے تھے مع توپوں گھڑ چڑھ اور ذخیرہ کے طرف قلعہ کی بڑھے جب کہ قلعہ سے دو تین مارچ کا فاصلہ رہ گیا تو قوم مذکور قلاتِ غلزی میں سے نکل کے اُن پر چلی کپتان میکن صاحب یہ حال سُن کر سپاہ لے کر اُن کے پیچھے گئے لیکن بہ باعث نہ ملنے قومِ مذکور اور نہ پانے اُن کی خبر کے رات کے وقت مقام کیا غلزی لوگ کوچ کرتے رہے اور رات کے وقت تین ہزار آدمیوں نے کرنیل ویمر صاحب کے کیمپوں پر حملہ کیا۔ سپاہ نے کرنیل موصوف کی انہیں سنگینوں پر لیا اور مار ہٹایا لیکن حریف مکرر اور متواتر حملہ ہائے مردانہ کرتے رہے اور جب اس سے بھی کچھ حاصل نہ دیکھا تو سپاہِ انگریزی کے دائیں اور بائیں طرف سے گرے اور سپاہ انگریزی کو طمع انعام بشرط نہ مقابلہ کرنے کے دیتے رہے مگر شجاعانِ سپاہ انگریزی نے از بس سیر چشمی اور لاپروائی کے جواب اُن کی استدعا کا تیغ وتفنگ اور گالیوں سے دیا اور رفتہ رفتہ انہیں میدان جنگ میں سے بھگا دیا دوسرے روز ستر آدمی دشمنوں سے مرے ہوئے پائے مگر تعداد زخمیوں کی نہیں معلوم ہوئی کیونکہ قومِ مذکور اپنے آدمیوں کو اُٹھا لے گئے تھے کرنیل ویمر صاحب کی سپاہ بسبب کمی آدمیوں کے قابل تعاقب کے نہ تھی لیکن اغلب ہے کہ ونگ رجمنٹ 16 کا جو کہ بسر کردگی کرنیل مکلارن کے غزنین سے آتا ہے اور پانچویں رجمنٹ لائٹ کیولری سے ملے گا اُن سے راہ میں قومِ مذکور کا مقابلہ ہوئے۔ حساب مقتولوں اور مجروموں سپاہِ انگریزی کا یہ ہے کہ رجمنٹ 38 میں سے ایک سپاہی مارا گیا اور دس زخمی ہوئے اور سوارانِ لیسن صاحب میں سے تین سوار مارے گئے اور پانچ زخمی ہوئے چار 4 گھوڑے توپخانہ میں سے مارے گئے اور پندرہ گھوڑے زخمی ہوئے۔

برگیڈ انگریزی ابھی کابل میں نہیں پہنچا لیکن تھی کہ 10 رتاریخ پہنچے گا اور اغلب ہے کہ اس میں سے کچھ سپاہِ طرف قلاتِ غلجی کے بھیجی جاوے گی۔

بباعث عدم بار برداری کے بہت سا ذخیرہ اور گودام گندمک میں پڑا ہوا ہے اور لفٹنٹ ڈیاس صاحب مع دو

کمپنیوں پانچویں رجمنٹ کے اس کی حفاظت کے لیے چھوڑے گئے ہیں۔ خبر تھی کہ قریب آخر ماہ مئی کے ایک سپاہ طرف [ص 4 کالم 2] کوہستان کے بھیجی جائے گی واسطے تنبیہہ سرکشوں اُس نواح کے۔

قونز

سیدانِ قونز یعنی سید بہاء الدین وغیرہ وقت جانے سپاہِ انگریزی کے اور قبضہ کرلینے تمام پرگناتِ قونز کے بہت دلگیر ہوکر ملکِ کافری میں ریاست اختیار کی تھی لیکن چونکہ سردارانِ قوم کافری سے مراد اُن کی نہ نکلی تو انہوں نے سردارانِ دربند اور یوسف زئیوں وغیرہ کو لکھا کہ ہمارے بزرگ بموجب عہد و پیمان بادشاہوں سلف کے انہی پرگنات کے حاصل سے اوقات بسری کرتے تھے سو اگر اب تمہاری مدد سے پرگنات مذکور پھر ہاتھ آجائیں تو ہماری مراد برآوے مگر سردارنِ آس پاس کے نے بخوف سرکارِ انگریزی کے کمک دینے سے پہلوتہی کیا اور جواب صاف دیا چارنا چار سیدانِ مذکورین بوسیلہ کپتان میکش صاحب بہادر کے اپنی خطا معاف کروا کے دربار حضرت ظلِ سبحانی میں گئے ہیں اغلب ہے کہ شاہِ ممدوح پھر ان کو بدستور ملک و مال عنایت فرمادے۔

درہ خیبر

اکثر آنے والوں اُس طرف کے ظاہر ہوتا ہے کہ ان دنوں درہ مذکور میں امن واَمان ہے تجار اور بیوپاری بے خوف وخطر آمد و رفت رکھتے ہیں کیا مجال ہے کہ کوئی قزاق بیوپاری کے مال پر آنکھ اُٹھا کر دیکھے کیونکہ خود افغان حفاظت راہ کی کرتے ہیں اور علاوہ ازیں جو کہ بدنطفہ لوگ تھے ان کو کپتان صاحب نے جلاوطن کردیا ہے اور قومِ سنگوخیل نے لاچار ہوکر اطاعت گورنمنٹ کی قبول کی ہے۔

دربند

پشاور کے خط سے واضح ہوا کہ پائندہ خان دربندوالہ نے اپنی تمام عمر میں تابعداری کسی کی نہیں کی تھی اور کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوا تھا اب کہ کوہستانِ خیبر بیچ قبضہ حضرت شاہ شجاع الملک کے آگیا اور نیچے کا ملک یوسف زئیوں کا مہاراجہ والیِ لاہور نے لے لیا اور کسی طرف ٹھکانا نہیں رہا اس لیے لاچار ہوکر خان مذکور نے والیِ لاہور کو پیغام بھیجا کہ پرورش فدوی کی سرکار کو منظور ہو تو فبہا اور نہیں تو حضرت شاہ شجاع الملک کی خدمت میں چلا جاؤں۔ مہاراجہ نے یہ حال سن کر ارشاد کیا کہ بدون مرضی صاحبانِ عالیشان کے قومِ افغان کو اپنے ہاں دخل نہ دیا جائے گا کیونکہ اس قوم کے عہد و پیمان پر اعتماد نہیں۔

دہلی

سنا گیا کہ 20 لاکھ 50 ہزار روپیہ اضلاع مختلفہ میں سے جمع ہوکر بہ حراست کپتان بیس صاحب 48 رجمنٹ پیادگانِ

ہندوستان کے یہاں آتا تھا سواس میں سے بیس لاکھ روپیہ بیچ حفاظت ایک گروہ سپاہیوں کے بسر کردگی کپتان سواری صاحب کے فیروز پور کو بھیجا گیا۔ چند روز سے بہت گرم لُو ہیں چلتی رہتی ہیں۔ دِن رات غبار کم نہیں ہوتا لوگ نیم جان ہو گئے ہیں اس ہفتہ میں آگ بھی بہت جگہ لگی۔ کہتے ہیں کہ اسپتال واقعہ دریا گنج بھی جل گیا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT